ریفرینس نمبر: NRL-0351 تاریخ: 29-08-2025

موبائل چارجر میں کوئی وزنی چیز شامل کر کے بیچنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا موبائل چارجر بنانے کا کارخانہ ہے، اور دکاندار حضرات ہمیں کہتے ہیں کہ ہم انہیں چارجر میں پتھر یا شیشہ وغیرہ لگا کر اسکا وزن بڑھا کر دکاندار کو دیں تاکہ ان کے لیے کسٹمر کو بیچنا اور اسے مطمئن کرنا آسان ہو کہ لوگ وزنی چارجر دیکھ کر مطمئن ہوتے ہیں۔ کیا ہمارا اس طرح چارجر کا وزن بڑھا کر دکاندار کو دینا جائز ہے؟ جبکہ ہم کسی کو دھوکہ نہیں دیتے کہ ہم دکانداروں کو کہیں کہ دیکھیں ہمارے چارجر وزنی ہوتے ہیں، بلکہ دکانداروں کو علم ہوتا ہے کہ یہ وزنی انہوں نے ہی کروائے ہوتے ہیں؟ البتہ لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ چارجر میں کوئی وزنی چیز شامل ہے یا نہیں اور اسی طرح بغیر بتائے ان کو چارجر بیچا جاتا ہے؟

ضروری نوٹ: مارکیٹ میں اکثر لوکل یا جعلی چارجر بنانے والے یہ حرکت کرتے ہیں کہ: چارجر کے خول (case) کے اندر پتھر، مٹی، یا شیشے کے ٹکڑے ڈال دیتے ہیں تاکہ وزن زیادہ لگے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ خریدار کو یہ دھوکہ ہو کہ چارجر بھاری ہے تو شاید اچھی کوالٹی یا اصل کمپنی کا ہوگا۔ اصل میں اس کے اندر سستا، ناقص سرکٹ (circuit) لگا ہوتا ہے جو اکثر زیادہ کرنٹ دیتا ہے یا اوور ہیٹ ہو کر موبائل کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں دکانداروں کا وزن والا چارجر فروخت کرنا دھوکا و فریب ہے، جو کہ مسلمان تو درکنار کسی کافر کو دینا بھی جائز نہیں، لہذا اس طرح چارجر فروخت کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ جبکہ آپ اپنے کارخانے کے ذریعے وزنی چارجر بنا کر دکانداروں کو دینے کے سبب اس دھوکے اور گناہ کے کام میں ان

کے شریک و مددگار ہیں، حالانکہ کسی بھی ناجائز و گناہ والے کام پر مدد کرنا ناجائز و حرام اور گناہ ہے، لہذا آپ کا دکانداروں کو اس طرح وزن والا چار جربنا کر بیچنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔

سنن ابن ماجہ میں ہے: ”عن أبي هريرة، قال: مر رسول الله صلى الله عليه وسلم برجل يبيع طعاما، فأدخل يده فيه فإذا هو مغشوش، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ليس منا من غش “ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلہ بیچ رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو اندر سے غیر خالص اور دھوکے والا تھا (باہر سے سوکھا اور اندر سے گیلا تھا) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب التجارات، باب النهى عن الغش، جلد02، صفحه749، دار إحياء الكتب العربية)

فیض القدیر میں ہے: ”والغش ستر حال الشيء“کسی چیز کی حالت کو چھپانا دھوکا ہے۔

(فيض القدير، جلد06، صفحه185، المكتبة التجارية الكبرى، مصر)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”غدر (دھوکا) وبدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر ذمی ہو یا حربی مستامن ہو یا غیر مستامن اصلی ہو یا مرتد۔“

(فتاوى رضويه، جلد14، صفحه140، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

دھوکا ہونے یا نہ ہونے کا دار و مدار اس پر ہے کہ سامنے والے کو ملاوٹ والی چیز کا علم ہے یا نہیں! اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہی ہے: ”اگر یہ مصنوعی جعلی گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل ہونے پر مطلع ہے اور باوجود اطلاع خریدتا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بلد کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارد ناواقف اور گھی میں اس قدر میل سے جتنا وہاں عام طور پر لوگوں کے ذہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی ہونا چھپایا جائے، خلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مکشوف ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے تو اس کی تجارت جائز ہے، آخر گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اس کا بیچنا بھی، اور عدم جواز صرف بوجہ غش و فریب تھا، جب حال ظاہر ہے غش نہ ہوا، اور جواز رہا جیسے بازاری دودھ

Islamic Economics Centre (Lahore)

کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصف علم خریدتے یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع وقت بیع اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کردے، اور اگر خود بتادے تو ظاہر الروایت و مذہب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ کتنا ہی میل ہوا گرچہ خریدار غریب الوطن ہو کہ بعد بیان فریب نہ رہا۔۔۔ **بالجملہ: مدار کار ظہور امر پر ہے خواہ خود ظاہر ہو جیسے گیہوں میں جو، چنوں میں کسا، یا بجہت عرف و اشتہار مشتری پر واضح ہو جیسے دودھ کا معمولی پانی خواہ یہ خود حالت واقعی تمام و کمال بیان کرے۔"**

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ150، رضافاؤنڈیشن لاہور)

گناہ اور زیادتی پر مدد کرنا بھی ناجائز و حرام اور گناہ ہے، اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ06، سورۃ المائدۃ05، آیت02)

تفسیر نسفی میں **ابو البرکات، حافظ الدین، عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی** (سال وفات/710ھ) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "يجوز أن يراد العموم لكل بر وتقوى ولكل إثم وعدوان" ترجمہ: یہ بات جائز ہے کہ اس آیت سے ہر نیکی و بھلائی اور ہر گناہ و زیادتی مراد لی جائے۔

(تفسر نسفی، جلد01، صفحہ425، دار الکلم الطیب بیروت)

تفسیر صراط الجنان میں **شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری قدس سرہ العزیز** اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: "اثم اور عدوان میں ہر وہ چیز شامل ہے جو گناہ اور زیادتی کے زُمرے میں آتی ہو۔۔۔ **گناہ اور ظلم میں کسی کی بھی مدد نہ کرنے کا حکم ہے۔** کسی کا حق مارنے میں دوسروں سے تعاون کرنا، رشوتیں لے کر فیصلے بدل دینا، جھوٹی گواہیاں دینا، بلاوجہ کسی مسلمان کو پھنسا دینا، ظالم کا اس کے ظلم میں ساتھ دینا، **حرام و ناجائز کاروبار کرنے والی کمپنیوں میں کسی بھی طرح شریک ہونا،** بدی کے اڈوں میں نوکری کرنا یہ سب ایک طرح سے برائی کے ساتھ تعاون ہے اور ناجائز ہے۔ ملخصاً۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد02، صفحہ378، 379، مکتبۃ المدینہ)

ہماری صورت میں اس طرح الگ سے کوئی چیز ڈال کر چار جر بنانا اور اسے بیچنا گناہ کے کام پر مدد کی وجہ سے ناجائز و گناہ ہے اگرچہ اس کی وضع یا مقصود اعظم معصیت نہیں لیکن یہاں پر قرینہ موجود ہے کہ سامنے والا اسے معصیت (دھوکے) میں ہی استعمال کرے گا، لہذا یہ بھی اعانت علی المعصیت ہی قرار پائے گا، جد الممتار میں ہے :"فاعلم ان معنی ماتقوم المعصیة بعینه ان یکون فی اصل وضعه موضوعا للمعصیة او تکون ھی المقصودة العظمی منه ،فانه اذا کان ککک یغلب علی الظن ان المشتری انما یشتریه لاتیان المعصیة فما کان مقصوده الاعظم تحصیل معصیة کان شراؤه دلیلا واضحا علی ذالک القصد فیکون بیعه اعانة علی المعصیة۔۔۔ **وکذالک مالم یکن موضوعا لذلک بعینه ولا ماھو المقصود الاعظم منه لکن قامت قرینة ناصة علی ان مقصود ھذا المشتری انما یستعمله معصیة کان معینا للعصیان**" ترجمہ: پس جان لو کہ بعینہ کسی چیز کے ساتھ معصیت کے قائم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی اصلِ وضع ہی گناہ کے لیے ہوئی یا پھر اسکا بڑا مقصد ہی گناہ کے لیے استعمال ہونا ہے ،پس جب ایسی چیز ہوگی تو پھر ظن غالب یہ ہی ہوگا کہ خریدار اسے گناہ کا کام کرنے کے لیے ہی خرید رہا ہے ،اور جس چیز کا مقصود اعظم ہی اس سے حصول معصیت ہو تو اسکا خریدنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خریدنے والے کا قصد گناہ کرنا ہی ہے، تو اسکی بیع کرنا گناہ پر مدد کرنا ہی شمار ہوگا۔۔۔ **اسی طرح وہ چیز جس کی بعینہ وضع تو گناہ کے لیے نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا مقصود اعظم حصول معصیت ہو، لیکن اس بات پر واضح قرینہ موجود ہو کہ اس خریدنے والے کا مقصد یہ ہی ہے کہ یہ اسے گناہ کے لیے استعمال کرے گا تو اس صورت میں بھی بیچنے والا گناہ پر مدد کرنے والا قرار پائے گا۔**

(جد الممتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، جلد 07، صفحہ 76، ملتقطا، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر معلوم ہو کہ سامنے والا بندہ ہتھیار فتنہ برپا کرنے کے لیے خرید رہا ہے تو اسے ہتھیار بیچنا گناہ پر مدد ہے ،ہدایہ شرح بدایہ میں ہے: "ویکرہ بیع السلاح من أھل الفتنة وفي عساکرھم ؛ لأنه إعانة علی المعصیة" ترجمہ: فتنہ گروں کو اور ان کے لشکروں میں ہتھیار بیچنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے۔

(الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، کتاب السیر، جلد 02، صفحہ 414، دار احیاء التراث العربي، بیروت)

اسی طرح معلوم ہو کہ کوئی بندہ کاغذ معصیت (جھوٹا دعوی دائر کر کے مقدمہ جیتنے) میں استعمال کرے گا تو اسے بیچنا ناجائز اور یہاں اعلی حضرت رحمہ اللہ نے ہتھیار والی نظیر ہی پیش فرمائی ہے حالانکہ کاغذ کا استعمال جائز و ناجائز ہر دو طرح سے ہو سکتا ہے، فتاوی رضویہ میں ہے: ”جبکہ یہ جانتا تھا کہ وہ نالش دروغ کے لئے کاغذ لیتا ہے تو اسے اس کے ہاتھ بیچنا معصیت پر اعانت کرنا ہوا جس طرح اہل فتنہ کے ہاتھ ہتھیار اور معصیت پر اعانت خود ممنوع و معصیت۔“

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ149، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

اشکال:

دکاندار کا دھوکے سے کسٹمرز کو چار جر بیچنا فاعلِ مختار کا اپنا فعل نہیں کہلائے گا اس طرح سے کارخانے کا چارجر بنا کر دینا تو جائز ہے جبکہ وہ اس گناہ میں مدد کرنے کی نیت نہ کرے۔

جواب:

جواب سے پہلے یہ تمہید سمجھنا ضروری ہے کہ بنیادی طور پر ہماری نظیر ہتھیار بیچنے کی ہے اور نفس ہتھیار ایسے بندے کو بیچنا کہ جس کے بارے میں ظن غالب ہو کہ وہ اسے معصیت میں استعمال کرے گا ناجائز و گناہ ہے۔ یہاں پر دو چیزیں ہیں جن کے متعلق فقہائے کرام نے کلام فرمایا ہے:

(1): ایسے بندے کو بیچنا کہ جس کے بارے میں ظن غالب ہو کہ وہ اسے معصیت کے لیے خرید رہا ہے تو پھر نسبت بیچنے والے کی طرف ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا بیچنا بھی ناجائز قرار پاتا ہے۔

(2): ہتھیار بیچنا ممنوع ہے نہ کہ لوہا وغیرہ کہ جس سے ہتھیار بنایا جا سکتا ہو، وجہ یہ ہے کہ نفسِ ہتھیار سے معصیت کا قیام ہونے کے سبب نسبت بیچنے والے کی طرف ہو گی اور اس کا بیچنا ناجائز قرار پائے گا یہی وجہ ہے کہ یہاں یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ فاعل مختار کا فعل ہے جبکہ لوہے کے ساتھ معصیت کا قیام نہیں بلکہ اس میں تبدیلی کر کے معصیت کا قیام ہو گا اور اس تبدیلی سے بیچنے والے کی طرف نسبت منقطع ہو جاتی ہے اور معصیت کی نسبت فاعل مختار کی طرف ہونے کے سبب اُسے چیز بیچنا جائز قرار پاتا ہے۔

ہماری اس تمہید سے چار جر والا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے کہ جب یہ معلوم ہے کہ دکاندار اسے معصیت یعنی دھوکا دینے میں ہی استعمال کرے گا، اسی لیے تو اس کی ڈیمانڈ ہے کہ چار جر میں وزنی چیز شامل کر کے دیا جائے، نیز چار جر کے عین کے ساتھ ہی دھوکے والی معصیت کا قیام ہو گا لہذا یہاں یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ فاعل مختار کا فعل ہے تو کارخانے کے مالک کا اسے چار جر بیچنا جائز قرار پائے بلکہ وہ اس گناہ میں ضرور شریک و مددگار ہے جیسا کہ فتاوی رضویہ سے اوپر ذکر کردہ جزئیہ میں اعلی حضرت رحمہ اللہ نے ہتھیار والی مثال سے ہی کاغذ کی خرید و فروخت کا حکم بیان کیا ہے۔

بغیر تبدیلی کے چیز کے ساتھ معصیت کا قیام ہو گا تو اہل معصیت کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے جبکہ تبدیلی کے بعد چیز سے معصیت قائم ہو گی تو بھی اسے اہل معصیت کے ہاتھ بیچنا بھی جائز ہے، ہدایہ شرح بدایہ میں ہے: ”وإنما يكره بيع نفس السلاح لا بيع ما لا يقاتل به إلا بصنعة ألا ترى أنه يكره بيع المعازف ولا يكره بيع الخشب“ ترجمہ: اور بعینہ سلاح (ہتھیار) کی بیع مکروہ ہے، نہ کہ اس چیز کی بیع جس سے جنگ نہ کی جا سکتی ہو مگر اسے دوسری صنعت یا بناوٹ میں ڈھالنے کے بعد۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ آلات موسیقی کی بیع مکروہ ہے اور لکڑی کی بیع مکروہ نہیں!

(الهداية فی شرح بداية المبتدی، کتاب السیر، جلد 02، صفحہ 414، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ”(إلا بصنعة) ش: متجددة، فإنه لا بأس من أهل الفتنة“ ترجمہ: (مگر دوسری صنعت یا بناوٹ) یعنی کسی نئی بناوٹ میں ڈھالنے کے بعد، اور ایسی چیز فتنہ گروں کے ہاتھ بیچنے میں حرج نہیں۔

(البناية فی شرح الهداية،، کتاب السیر، جلد 07، صفحہ 310، دار الکتب العلمیة، بیروت)

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے: ”«وقوله (إلا بالصنعة) به يريد الحديد، لأنه إنما يصير سلاحا بفعل غيره فلا ينسب إليه ألا ترى أنه يكره بيع المعازف)۔۔۔(ولا يكره بيع الخشب) لأنه إنما يصير معزفا بفعل غيره۔ ملخصاً“ ترجمہ: اور اس کے قول (دوسری صنعت یا بناوٹ) سے مراد

لوہا ہے؛ کیونکہ وہ تو کسی دوسرے کے عمل سے ہی ہتھیار بنتا ہے، اس لیے اس کی نسبت اس (بیچنے والے) کی طرف نہیں کی جاتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ آلاتِ موسیقی کی بیع مکروہ ہے اور لکڑی کی بیع مکروہ نہیں ہے؛ کیونکہ وہ تو کسی دوسرے کے عمل سے ہی ساز بنتی ہے۔

(العنایۃ فی شرح الھدایۃ، کتاب السیر، جلد06، صفحہ107، دار الفکر، بیروت)

جد الممتار میں ہے: "بخلاف بيع السلاح من أهل الفتنة -يعني: في أيام الفتنة كما قيّد به في "الهداية" - فإنّه وإن لَم يكن موضوعاً للمعصية لكنّ المشتري من أهل الفتنة دليل واضح على أنّه إنّما يشتري ليقاتل بها أهل العدل مع عدم الحاجة في إتيان المعصية أي: تغيير يقطع النسبة فيكره بيعه أيضاً" ترجمہ: فتنہ گروں کو ہتھیار بیچنے کے برعکس یعنی فتنہ و فساد کے دنوں میں، جیسا کہ ہدایہ میں اس کی قید لگائی گئی ہے؛ کیونکہ اگرچہ ہتھیار فی نفسہٖ معصیت کے لیے وضع نہیں کیا گیا، لیکن جب خریدار فتنہ پرستوں میں سے ہو تو یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ وہ اسے اہلِ عدل سے لڑنے کے لیے خرید رہا ہے باوجود اس کے کہ یہاں معصیت کے ارتکاب میں کسی اور کی حاجت بھی نہیں، یعنی ایسی تبدیلی کی جو کہ (بیچنے والے سے) اس کی نسبت ختم کر دے پس اس کی بیع بھی مکروہ ہے۔

(جد الممتار، کتاب البیوع، جلد07، صفحہ77، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

04ربیع الاول1447ھ/29اگست2025ء

الحمد للہ! اب آپ مرکز الاقتصاد الاسلامی (لاہور) کے ذریعے ماہر و مستند مفتیانِ کرام سے آفس میں تشریف لا کر یا آن لائن میٹنگ شیڈول کر کے اپنے کاروباری معاہدات (کاروبار، پارٹنرشپ، انویسٹمنٹ، مارکیٹنگ وغیرہ) کی شرعی راہنمائی (Sharia Guidance) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

LOCATION

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج IslamicEconomicCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ

ایڈریس: 171، E-1 بلاک، فیضان نوری رضوی مسجد، جوہر ٹاؤن، لاہور
ای میل: iec.lhr@daruliftaahlesunnat.net